السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ کرتے ہوئے زمین پر ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابراہیم نخعی، مسلم بن یسار، سفیان ثوری، امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق، امام ابوحنیفہ اوران کے اصحاب، امام ابن المنذر، امام ابن القیم اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے چاہییں۔ مگر امام اوزاعی، امام مالک، امام ابن حزم، محدثین کرام اوردوسرے علماء کے نزدیک زمین پر پہلے ہاتھ رکھنے زیادہ صحیح ہیں۔

پہلے مذہب کی دلیل

(عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، (رواہ الخمسة الا احمد، نیل الاوطار: ص ۲۸۲ ج ۲، تحفة الاحوذی: ص ۲۲۸ ج ۱

’’حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو اگرچہ امام خطابی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح دی ہے اوراثبت کہا ہے تاہم یہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

أخرجه أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ السَّكَنِ فِي صِحَاحِهِمْ مِنْ طَرِيقِ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْهُ قَالَ الْبُخَارِيُّ والترمذي وابن أبي داود والدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ: تفرَّد بِهِ شريكٌ.

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَإِنَّمَا تَابَعَهُ هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا.

وقال الترمذي رواه هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ مُرْسَلًا.

وَقَالَ الْحَازِمِيُّ: 1 رِوَايَةُ مَنْ أَرْسَلَ 2 أَصَحُّ وَقَدْ تُعُقِّبَ قَوْلُ التِّرْمِذِيِّ بِأَنَّ هَمَّامًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ هَمَّامٌ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ مَوْصُولًا وَهَذِهِ الطَّرِيقُ فِي سُنَنِ أَبِي دَاوُد إِلَّا أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَرَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ: مِنْ طَرِيقِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ فِيهِ: ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ 3 قَالَ الْبَيْهَقِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ وهو مجهول۔ (تلخیص الجبیر: ص ۲۵۴ ج ۱)

عصر حاضر کے محدث محمد ناصر الدین البانی نے وائل بن حجرؓ کی حدیث کو موضوع تک کہہ دیا ہے،تاہم ہمارے نزدیک یہ حدیث موضوع تو نہیں ضعیف ضرور ہے۔

مختصر یہ کہ وائل بن حجر کی یہ حدیث مع متابعات ضعیف ہے۔ مزید تفصیل نیل الاوطار (ص ۲۸۳ ج ۲) دار قطنی (ص ۳۴۶) تحفة الاحوذی (ص ۲۲۸، ص ۲۳۰ جلد ۱) اورعون المعبود ج ۱، ص ۳۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔

دوسرے مذہب کی دلیل:

عن أبی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ إذا سجد أَحَدُكُمْ فلا تبرك كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رکبتیہ۔ (عون المعبود شرح ابی داوٗد، باب کیف یضع کبتیہ قبل یدیہ ص ۳۱۱ جلد ۱۔ اخرجہ الثلاثہ وھواقوی من حدیث وائل بن حجر، المذکور فی دلیل المذھب الاول فان للاول فإن للأول شاھدا من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ صحیحہ ابن خزیمة وذکرہ البخاری معلقا، بلوغ المرام: ص ۳۶)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی آدمی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ وہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھے۔‘‘

اوریہ حدیث وائل کی حدیث سے زیادہ قوی ہے اوراس اک شاہد بھی موجود ہے۔ اس حدیث کا شاہد ہے:

(عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ "يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ"۔ (صحیح ابن خزیمة۔ باب ذکر خبر روی عن النبی ﷺ فی یدیہ بوضع الیدین قبل الرکبتین، ص ۳۱۸ جلد ۱

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔‘‘

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ الاعظمی اس حدیث پر لکھتے ہیں:

(أسناده صحیح وصححه الحاکم ووافقه الذهبی ورجحه الحافظ علی حدیث وائل وعلقه البخاری۔ (تعلق ابن خزیمة: ص۳۱۸ جلد ۱

اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ امام حاکم اس کو صحیح کہا ہے۔ حافظ ذہبی نے بھی امام حاکم سے اتفاق کیا ہے اور حافظ بن حجر نے اس حدیث کو وائل بن حجرؓ کی حدیث پر ترجیح دی ہے۔''

(وقال الحافظ سید الناس احادیچ وضع الیدین قبل الرکبتین أرجع وقال ینبغی أن یکون حدیث أبی هریره داخلافی الحسن علی رسم الترمذی لسلامة رواته عن الجرح۔ (نیل الاوطار: باب هیلات السجود کیف الهوی الیهص ۲۸۴ جلد ۲

''حافظ سید الناس کہتے ہیں کہ بوقت سجدہ زمین پر ہاتھوں کو رکھنا زیادہ راجح ہے۔ امام ترمذی کے اصول کے مطابق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو حسن کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس کے رواۃ جرح سے محفوظ ہیں۔''

(وقال بن التُّرکُمَانِیّ فِی الْجَوْهَرِ النَّقِیّ وَالْحَدِیثُ الْمَذْکُورُ أَوَّلًا یَعْنِی وَلْیَضَعْ یَدَیهِ ثُمَّ رُکْبَتَیهِ دَلَالَةٌ قَوْلِیَّةٌ وقد تأید بحدیث بن عُمَرَ فَیُمْکِنُ تَرْجِیحُهُ عَلَی حَدِیثِ وَائِلٍ لِأَنَّ دَلَالَتَهُ فِعْلِیَّةٌ عَلَی مَا هُوَ الْأَرْجَحُ عِنْدَ الْأُصُولِیِّینَ۔ (تحفة الاحوذی: ص ۲۲۹ ج ۱

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث قوی ہے اور اس کی تائید میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی موجود ہے، لہٰذا اس حدیث کو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہے کیونکہ قولی دلیل فعلی دلیل کی نسبت راجح اور قوی ہوتی ہے۔''

(وَمِنَ الْمُرَجِّحَاتِ لِحَدِیثِ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّهُ قَوْلٌ، وَحَدِیثُ وَائِلٍ حِکَایَةُ فِعْلٍ وَالْقَوْلُ أَرْجَحُ مَعَ أَنَّهُ قَدْ تَقَرَّرَ فِی الْأُصُولِ أَنَّ فِعْلَهُ - صَلَّی اللَّهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ - لَا یُعَارِضُ قَوْلَهُ الْخَاصَّ بِالْأُمَّةِ، وَمَحَلُّ النِّزَاعِ مِنْ هَذَا الْقَبِیلِ،۔ (تحفة الاحوذی ص ۲۲۹ ج ۱

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کی من جملہ ترجیحات میں سے ایک ترجیح یہ بھی ہے کہ وہ قولی حدیث ہے اور وائل کی حدیث آپ کے فعل کی حکایت ہے اور قول فعل سے راجح ہوتا ہے اور وہ بات بھی علم اصول میں طے شدہ'' ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فعل آپ کے اس قول کے معارض نہیں ہوتا جو امت کے لیے خاص ہوتا ہے اور یہ محل نزاع بھی اسی قبیل سے ہے۔''

ورجح القاضی ابو بکر بن العربی فی عارضة الحوذی حدیث ابی هریرة علی حدیث وائل بن حجر من وجه آخر فقال الهیئة التی رأی مالک (وهی الهیئة التی مرویة فی حدیث ابی هریرة) منقولة فی صلوة اهل المدینه فترجحت بذلک علی غیره۔ (نیل الاوطار: ص۲۸۴ ج ۲)

اور قاضی ابو بکر بن العربی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو وائل کی حدیث پر اس وجہ سے بھی ترجیح دی ہے کہ اہل مدینہ سے سجدہ کرنے کی وہی ہیئت کذائی منقول ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان ہوئی ہے،'' ''یعنی سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھنا۔

بہر حال ہاتھ پہلے رکھے جائیں یا گھٹنے؟ دونوں طرح جائز ہے، تاہم راقم کے نزدیک ہاتھوں کو پہلے رکھنا زیادہ صحیح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص345

محدث فتویٰ